تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، سُبْحَانَكَ لَا نُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَمْدِهِ، عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ، فَإِنَّ الْحَمْدَ نَهْجُ الْأَوْفِيَاءِ، وَزَادُ الْأَتْقِيَاءِ، قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ:﴿**فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ**﴾(١).

عزیزانِ محترم، میرے مؤمن بھائیو! اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ کے اَسماءِ حُسنیٰ اور صفاتِ عالیہ میں ایک پاکیزہ نام "الحَمید" بھی ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو حقیقی تعریف کے لائق ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں بھی لائقِ تعریف ہے، اپنی صفات میں بھی لائقِ تعریف ہے، اپنے افعال میں بھی لائقِ تعریف ہے، عطا کرے جَب بھی لائقِ تعریف ہے، محروم رکھے تَب بھی لائقِ حَمْد ہے، جو مقدَّر فرمائے اس میں بھی لائقِ حَمْد ہے اور جو فیصلہ فرمائے اس میں بھی لائقِ تعریف ہے۔ **میرے بھائیو!** "الحمد" ایسا کلمہ ہے "جسے اللہ رب العزت نے اپنے لیے پسند فرمایا، اسے اپنی ذات کے لیے چُنا، اور یہ چاہا کہ اس کی حمد بیان کی جائے (٢)

چنانچہ حضرت اَسود بن سریع فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنے رب کریم اللہ عزوجل کی ایسے الفاظ سے حَمْد بیان کی ہے جو اس کے شایانِ شان ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ»[٣]سنو! تمہارا رب حمد کو پسند فرماتا ہے". اور حمد کا مطلب یہ ہے کہ جس کی تعریف کی جائے، تو محبت و تعظیم کے ساتھ اس کی خوبیاں بیان کی جائیں، عزت و توقیر کے ساتھ اس کے محاسن کا تذکرہ کیا جائے، اور ہمارا رب اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بات کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ حمد کرنے والے اس کی حمد بیان کریں، شکر گزار اس کی ثناء خوانی کریں، کیونکہ وہی کامل طور پر حَمْد کا مستحق ہے، وہی اپنے جلال و جمال میں منفرد اور بے مثال ہے، وہی مخلوقات پر اپنے انعام و احسان میں یکتا و یگانہ ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْحَمْدُ مِنَ اللَّهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ حَمِدَ نَفْسَهُ»[٤].اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں، اسی لیے اس نے اپنی ذات کی تعریف خود فرمائی ہے

جی ہاں، میرے بھائیو! اللہ رب العزت نے قرآن مجید کے بیس سے زائد مقامات پر اپنی ذات کی حَمْدفرمائی، ہر حمد کا انداز جداگانہ اور نرالا اختیار فرمایا،بلکہ قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز اپنی حَمْدسے فرمایا، چنانچہ سورۂ فاتحہ کے شروع میں اپنی حمد بیان فرمائی، جس میں تمام جہانوں کے لیے اپنے پروردگار ہونے کا اعلان فرمایا اور سب کے لیے اپنے کامل نگہبان ہونے کا ذکر فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے:﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے"،

سورۂ اَنعام کے شروع میں اپنی عظیم تخلیق اور وسیع نعمتوں پر اپنی حَمْدبیان فرمائی:﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ﴾تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور تاریکیاں اور روشنی بنائی"، اسی طرح سورۂ کَہْف کے آغاز میں وحی کے ذریعے ہدایت، اور قرآن کے نور پر اپنی حمد بیان فرمائی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی، اور اس میں کسی قسم کی کوئی خامی نہیں رکھی"، سورۂ سبا کی شروعات اپنی کامل بادشاہت اور وسیع علم کی تعریف سے کی، اپنی حکمتِ بالغہ اور عظیم سلطنت پر اپنی حمد بیان فرمائی:﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾تمام تر تعریف اس اللہ کی ہے جس کی صفت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، اور آخرت میں بھی تعریف اسی کی ہے، اور وہی ہے جو حکمت کا مالک ہے، مکمل طور پر باخبرہے ". علاوہ ازیں، سورۂ فاطر کے شروع میں تخلیق کے آغاز، عظیم قدرت اور مضبوط تدبیر پر اپنی حَمْد فرمائی:﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾تمام تر تعریف اللہ کی ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جس نے ان فرشتوں کو پیغام لے جانے کے لیے مقرر کیا ہے، جو دو دو، تین تین اور چار چار پَروں والے ہیں، وہ پیدائش میں جتنا

چاہتا ہے اضافہ کردیتا ہے، بیشک اللہ ہر چیز کی قدرت رکھنے والا ہے

تو میرے ایمانی بھائیو، وہ سبحان ذات ہے، جو ہر عیب و نقص سے پاک ہے، اسی کا ارشادِ کریم ہے:﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾[٥].ساتوں آسمان اور زمین اور ان کی ساری مخلوقات اس کی پاکی بیان کرتی ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو

میرے دوستو! ہم بھی اپنی سب سے عظیم عبادت یعنی نماز میں بار بار رب تعالیٰ کی تعریف کرتے رہتے ہیں چنانچہ نوافل وسنن کے علاوہ صرف فرض نمازوں میں ہر روز سترہ مرتبہ ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور ہر رکعت کے شروع میں یہ کہتے ہیں :﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"پھر جب ہم رکوع سے اٹھتے ہیں تب بھی اللہ رب العزت کی حمد بیان کرتے ہیں، اور یہ شعور ہمارے اندر بیدار ہوتا ہے کہ وہ ہماری حمد کو سن رہا ہے«سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ»[٦] اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، بہت زیادہ، پاکیزہ اور برکت والی تعریف"،

میرے بھائیو غور فرمائیے! یہ روزمرہ کا وہ مکالمہ ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے؛ یہ ایسی گفت و شُنید ہے جو دلوں کو کھولتی ہے، نفوس کو سنوارتی ہے، اور انسان کو یاد دلاتی ہے کہ وہ باری تعالی کی بے شمار نعمتوں میں زندگی بسر کر رہا ہے؛ لہٰذا ہمیں رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کو

اپنی زندگی کے ہر پہلو میں زندہ رکھنا چاہیے، جب ہم کوئی پسندیدہ چیز دیکھیں تو کہیں:«الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ»تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی مہربانی سے تمام نیک کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں"، اور جب کوئی ناخوشگوار واقعہ دیکھیں تو کہیں:«الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ»ہر حال میں اللہ کا شکر ہے"، یہی تعلیمات رہبرِ انسانیت جنابِ رسول اللہ ﷺنے ارشاد فرمائی ہیں(٧)، چنانچہ ایک بندۂ مومن کو چاہیے کہ جب اسے خوشی ملے تو اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرے اور اس کی شکر گزاری کرے، اور جب اسے کوئی تکلیف یا مصیبت پہونچے تو رب تعالیٰ کی تقدیر پر سرِ تسلیم خَم کردے، اس کی رضا پر راضی رہے، تاکہ اس کا دل رب تعالیٰ کے ذِکر سے جڑا رہے، اور کسی بھی لمحہ وہ اس کی حمد و ثناء اور شکر گزاری سے غافل نہ ہو.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٨).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

«الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ»[٩]. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْحَامِدِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: اللہ کی حمد وثناء کرنے والو! سب سے عظیم چیز جس کی آبیاری ہمیں اپنی اولاد کے دلوں میں کرنی چاہیے، وہ یہ ہے کہ اللہ کی حمد اور اس کا شکر ان کی زندگیوں میں ہر وقت موجود ہو، وہ صبح و شام اور اپنے کھانے پینے کے وقت اپنے رب کی حمد بیان کریں، نبیِ مکرم رسولِ معظم ﷺ کا ارشاد ہے:«إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا»[١٠] اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے کہ وہ جب کوئی چیز کھائے تو اس پر اللہ کی حمد کرے یا پینے کی کوئی چیز پیے تو اس پر اللہ کی حمد کرے"، اور بچوں کو یہ بھی سکھائیں کہ وہ اس پر بھی رب تعالیٰ کی حمد کیا کریں کہ اس نے ان کے لیے حصولِ علم کے اسباب مہیا فرمائے، ان کے لیے معرفت کی راہیں ہموار کیں، یہی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ﴾[١١]اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور انہوں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مؤمن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے"، اسی طرح بچوں کو سکھائیں کہ جب کامیابی ملے تو الحمد للہ کہیں، جب علم و

معرفت کا کوئی باب سمجھ جائیں تو کہیں یہ تو اللہ ہی کا فضل و کرم ہے۔
اللہ کے نیک بندو! ایمان کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں، اسلام کی نعمت پر اس کی حمد بیان کریں، قرآن کی نعمت پر اس کی حمد بیان کریں، امن و عافیت کی جس چھاؤں تَلے آپ زندگی بسر کر رہے ہیں اس پر رب تعالیٰ کی حمد بیان کریں، اور اس اتحاد و اتفاق پر رب تعالیٰ کی حمد بیان کریں جس کے سائے میں ہم اور آپ چَین سے جی رہے ہیں، اسی طرح ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے گھروں اور مجلسوں میں رب تعالیٰ ﷻ کی حمد کو عام کریں، ہر لمحہ اللہ کا شکر بجا لائیں، اور ہر لحظہ ہر گھڑی ربّ رحمن کی حمد و ثنا کو اپنا دستورِ حیات بنائیں۔
اے رب کریم! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، اور اپنی بندگی کی توفیق عطا فرمائی، ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾[١٢] تمام تر شکر اللہ کا ہے، جس نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا، اگر اللہ ہمیں نہ پہنچاتا تو ہم کبھی منزل تک نہ پہنچتے"، اے اللہ، تیرا شکر ہے کہ تو نے ہماری اولاد و ازواج کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا[١٣]اے رب کریم! ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کہ تو نے بارانِ رحمت سے ہمیں سیراب فرمایا، تیرا ہی فرمان عزیز ہے:﴿وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ﴾[١٤] اور وہی ہے جو لوگوں کے نا امید ہونے کے بعد بارش برساتا اور اپنی رحمت

پھیلا دیتا ہے، اور وہی ہے جو (سب کا) قابل تعریف رکھوالا ہے".

اے رب کریم! اس پُر اَمن وطن پر تیرا شکر ہے، اس پُر سکون معاشرے پر تیرا شکر ہے کہ رحمدلی جس کا شعار ہےاور اتحاد و اتفاق جس کی پہچان ہے.

اے رب کریم! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے، اور تیرا ہی شکر ہے اس دانشمند قیادت اور قائدین پر، جن کے ہاتھوں تو نے ترقی و خوشحالی کی راہیں ہموار فرمائیں، جن کے ذریعے تو نے امن و استحکام کے ستونوں کو مضبوط فرمایا، اور جن کے ذریعے تو نے شرپسندوں کے مکر و فریب کو ناکام بنایا، یا اللہ، ہم تیرا ہی شکر بجا لاتے ہیں اور کہتے ہیں:﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ﴾(١٥) تمام تر تعریف اللہ کی ہے جس نے ہم سے ہر غم دور کردیا، بیشک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا قدردان ہے".

اے رب کریم! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمارے فوجی جوانوں کے حوصلے بلند فرمائے، انہیں قوت و شجاعت سے نوازا، ان کے ذریعے ہمارے وطن میں امن و امان کا بول بالا فرمایا، ان کے ہاتھوں بزدل و ظالم دشمن کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائی، اور سرکش حملہ آوروں کے خلاف ہمیں فتح سے ہمکنار فرمایا﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾(١٦) شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(١٧)اس طرح جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی، اور تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے***.

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَصَحْبِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِينِ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَلِأَنْعُمِكَ حَامِدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَهَادِيًا وَمُسَدِّدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ: لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخَ زَايِدَ، وَالشَّيخَ رَاشِدَ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَهُ مِنْ غَيْثِكَ سُقْيَا رَحْمَةٍ وَنِعْمَةٍ، تُكْثِرُ بِهَا الْبَرَكَاتِ، وَتُخْرِجُ بِهَا الْخَيْرَاتِ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) آل عمران: ١٢٣.
(٢) تفسير ابن أبي حاتم: ٨١/١.
(٣) الأدب المفرد للبخاري: ٨٥٩.
(٤) المعجم الكبير للطبراني: ١٠٣٧٨.
(٥) الإسراء: ٤٤.
(٦) البخاري: ٧٩٩.
(٧) ابن ماجه: ٣٨٠٣.
(٨) النساء: ٥٩.
(٩) أحمد: ٢٢١٤٤.
(١٠) مسلم: ٢٧٣٤.
(١١) النمل: ١٥.
(١٢) الأعراف: ٤٣.
(١٣) الفرقان: ٧٤.
(١٤) الشورى: ٢٨.
(١٥) فاطر: ٣٤.
(١٦) المؤمنون: ٢٨.
(١٧) الأنعام: ٤٥.